عورت مارچ، لاہور، 2020 کا منشور

عورت مارچ، لاہور، کا مقصد ایک ایسے معاشرے کا تقاضا کرنا ہے جو استحصال اور پدرشاہی نظام سے پاک معاشرہ ہو، 2020 لاہور کے اس عورت مارچ کا محور خود مختاری، معاشی وسائل، اپنے اجسام کی حفاظت، نظامِ عدل، صحت اور علم کے حصول میں خود کفیل ہونا ہے۔

اس پسِ منظر میں ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ:

1۔ آئی۔ ایم۔ ایف سے معاون معاشی پالیسیوں اور بجٹ میں ہونے والی کٹوتیوں کا خاتمہ کیا جائے اور بنیادی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر فی الفور قابو پایا جائے کیونکہ اس مہنگائی کا بوجھ براہِ راست ملازمت پیشہ خواتین اور جنسی اقلیتوں پر پڑتا ہے۔ عام انسان کا طرزِ زندگی بہتر بنانے کیلئے ملازم پیشہ فرد کی تنخواہ کم از کم 40000 (چالیس ہزار) روپے مختص ہونی چاہیئے۔

2۔ دی جانے والی اجرت میں صنفی بنا پر ہونے والے امتیازی برتاؤ کو مجرمانہ قرار دے کر محفوظ اور مساوی طرز پر دفتری مقامات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ خواتین اور دیگر جنسی اقلیتوں کے ملازمت کے حق کو یقینی بنایا جا سکے۔

3۔ ہتکِ عزت کے قوانین کو ناقابلِ تعزیر قرار دیا جائے اور سول/شہری قوانین میں منظور شدہ ترامیم کو جنسی تشدد کا شکار ہونے والوں کی آواز دبانے کے خلاف استعمال نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی جائے۔

4۔ دفتری مقامات کی تشریح میں مزید وضاحت کی جائے تاکہ خود مختار ٹھیکیداران، سیدھے سادے اور دیہاڑی دار مزدوروں پر مشتمل تمام ملازمتوں کی جگہوں کو بھی انسدادِ حراسگی قوانین کے ذریعے تحفظ دیا جا سکے۔

5۔ گھریلو تشدد جیسی زیادتیوں کو پاکستان کے تمام صوبوں اور علاقوں میں مؤثر طور پر غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ پورے پاکستان میں شادی کیلئے کم از کم 18 سال کی عمر مرتب کرنے کیلئے یکساں قوانین ہونے چاہئیں اس کے ساتھ ساتھ مذہب کی جبری تبدیلی کی روک تھام پر فی الفور قانون نافذ ہونا چاہیئے۔

6۔ صنفی و جنسی اقلیتوں سمیت تمام جنس کے لوگوں کو ممکنہ شکایت کنندگان کے طور پر شامل کر کے انسدادِ حراسگی اور جنسی تشدد کے قوانین میں ترامیم کی جائے۔ نیز، ہر مقامِ ملازمت اور تعلیمی اداروں میں فی الفور جنسی تشدد کے خلاف خود مختار کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

7۔ بچوں کے جنسی استحصال اور ان پر جنسی تشدد کی روک تھام کیلئے ریاست کی جانب سے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں۔ جس کیلئے مؤثر قوانین، احتساب اور کم عمری میں اس موضوع پر علم کا ہونا ضروری ہے۔

8۔ جنس، ذات، فرقے، نسل یا معذوری کی بنا پر ملازمت، رہائش، علاج معالجے اور تعلیم کے حصول میں ہر قسم کے امتیاز کی تلافی کیلئے ایک غیر متعصب قانون منظور کیا جائے۔

9۔ تعلیمی اداروں میں سیکیورٹی اور تحفظ کے نام پہ طلبہ پر ہونے والی کڑی نگرانی اور فوج کی موجودگی کو ختم کیا جائے۔

10۔ جبری طور پر غائب کئے جانے والوں کے لواحقین کو انصاف دلایا جائے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام گمشدہ افراد کو پاکستان کے آئین کے تحت ان کے حقوق کو برقرار رکھتے ہوئے حسبِ قانون سول عدالتوں میں پیش کیا جائے۔

11۔ بین الاقوامی اور لائن آف کنٹرول کی دونوں جانب کے فریقین، کشمیر کے حقِ خود ارادیت کی پاسداری کریں۔ سرمایہ دارانہ نظام اور قومیت کے حصار سے باہر نکل کر ہی دائمی امن حاصل ہو سکتا ہے۔

12۔ ریاستی اور غیر ریاستی تشدد سے نبرد آزما ہونے کیلئے مصالحت کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے جن کا مطمع نظر جنسی تشدد کا خاتمہ ہو۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جنسی اور نسلی اقلیتوں سمیت غیر محفوظ لوگوں پر ہونے والے پولیس تشدد کے خاتمے کیلئے ایک مؤثر احتساب کا نظام قائم ہو۔

13۔ ٹرانس جینڈر افراد کے (حقوق کا تحفظ) ایکٹ، 2017 کا مؤثر نفاذ ہو اور اس ایکٹ کے تحت اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔

14۔ ایسے تمام قوانین جو آزادیِ اظہارِ رائے، اجتماع اور انجمن جیسی شہری آزادی پر مسلط کئے جا رہے ہیں ان کو فوری منسوخ کیا جائے۔ خصوصاً بغاوت کے خلاف قوانین کو۔ ہم صحافتی، علمی اور آن لائن مقامات پر سینسر شپ کے فوری خاتمے کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔

15۔ بڑی کارپوریشنز ہمارے قدرتی وسائل کا تحفظ اور ان کے استعمال پر وضاحت دیں۔ ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ پاکستان میں ہر ایک تک صاف ہوا، پانی اور موزوں خوراک کی رسائی کو یقینی بنایا جائے۔